اَیْنَ مَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ کُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَۃٍ

موت تم کو پا ہی لے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں میں (چھپے) ہو۔ القرآن

گلستانِ دہر پہ نازاں نہ ہو تو اے سعیدؔ
ہے فنا قسمت میں اسکی بس خزاں رہ جائے گا

انجامِ گلستان

از قلم

سیّد محمّد سعید الحسن شاہ

ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر ب ضلع فیصل آباد

باسمہ و بعونہ و بفضلہ و بتوفیقہ تعالیٰ و برحمۃ و بوسیلۃ سید المرسلین

صلی اللہ علیہ وآلہ

وصحبہ وبارک وسلم

بسلسلہ مطبوعات ادارہ حزب الاسلام

نام کتاب ـــــ انجام گلستان
تحریر ـــــ سید محمد سعید الحسن شاہ
بار اول ـــــ سنہ ۱۹۹۶ بار دوئم سنہ ۱۹۹۸
تعداد ـــــ دو ہزار
ناشر: ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر ب براستہ مانانوالہ تحصیل و ضلع فیصل آباد

ضروری گزارشات

- خود مطالعہ کریں سمجھیں عمل کریں دوسروں کو پڑھائیں عمل کی ترغیب دیں۔
- اس کتاب کی خرید و فروخت اخلاقی جرم ہے۔
- بیرونی حضرات ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت طلب فرمائیں۔
- اشاعت کے متمنی حضرات سیکرٹری نشر و اشاعت سے رابطہ فرمائیں

ادارہ حزب الاسلام ۲۰۱ ر ب براستہ مانانوالہ تحصیل و ضلع فیصل آباد سے رابطہ قائم فرمائیں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی سید المرسلین

محترم قارئین کرام ! میں کوئی علامہ ' دانشور یا ادیب نہیں ہوں بلکہ ایک عام مسلمان ہوں۔ معمول کے مطابق ایک دن مطالعہ کر رہا تھا کہ ایک حدیث مبارک نظر سے گزری۔ حدیث کیا تھی ایک تازیانہ تھا۔ میں لرز گیا' تڑپ اٹھا' قلب و ذہن میں ایک ہیجان سا بپا ہوگیا۔ خود میرا ضمیر مجھے جھنجھوڑنے لگا کہ ٹھیک ہے ایک انسان ہونے کے ناطے تجھ سے گناہ بھی سرزد ہو جاتے ہیں۔ کوتاہیاں بھی ہوتی ہیں' عرق ندامت سے کبھی تیری پیشانی بھی تر ہو جاتی ہے تو اپنے رذیل اعمال کے باوجود رب کریم کی رحمت بے پایاں پر امید کرم لگائے بیٹھا ہے۔ مجھے رب ذوالعطاء کے ناپید کنار دریائے رحمت پہ ذرا برابر شک نہیں۔ مجھے جس طرح سورج کی روشنی پر یقین ہے اس سے بڑھ کر اس بات کا یقین ہے کہ خلاق عالم جل شانہ کی باران رحمت کا ایک چھینٹا تجھ جیسے لاتعداد سیاہ کاروں کے دفتر جرم و عصیاں کی سیاہیوں کو دھونے کے لئے کافی ہے مگر یہ تو ایسی ہی صورت میں ہوگا کہ تیرے دل کی اندھیر نگری کو شمع ایمان اپنی ضیاء پاشیوں سے منور کر رہی ہو۔ نہ خود اپنے دعوے ' کمیٹی کے رجسٹر ' ووٹوں کی لسٹ ' اپنے اعزاء و اقرباء دوست و احباب [illegible] محلے کے مولوی کی نظر میں تو ضرور مسلمان ہے صاحب ایمان ہے مگر تو خود پوری [illegible]اری سے اپنے گریبان میں جھانک ' اس حدیث کی روشنی میں دیکھ کہ تیرے پاس وا[illegible] ایمان ہے ؟ اور اگر ہے تو کس قدر ؟

محترم قارئین کرام ! یہ ہی وہ ناقابل تردید حقیقت تھی جس نے [illegible] ایک ناتواں انسان کو قلم اٹھانے پر مجبور کر دیا۔ مہمیز کا کام دکھانے والی حدیث [illegible] ہے کہ رسول اکرم نبی محترم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ یعنی تم میں سے جو کوئی شخص خلاف شریعت بات دیکھ لے تو اس پر لازم ہے کہ اس کو اپنے ہاتھ سے روک دے۔ فان لم یستطع فبلسانہ اور اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے

Marfat.com

روکے فان لم یستطع فبقلبہ اور اگر زبان سے بھی روکنے کی قدرت نہ ہو تو اپنے دل میں اس کام کو برا سمجھے۔

وذالک اضعف الایمان (مشکواۃ شریف) اور یہ ایمان کا نہایت ہی کمزور درجہ ہے۔ دوسری روایت میں ہے و ما بعد ذالک حبۃ خردل من الایمان یعنی اگر خلاف شریعت کام کو دل میں بھی برا نہ سمجھے تو بس پھر سمجھ لو کہ ایسے شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں ہے۔ (الحدیث)

محترم قارئین! اس پرفتن دور میں کہ جہاں برائی کا مہیب دیو اپنے خون آشام پنجوں سے دامن شرافت کی دھجیاں بکھیر رہا ہو' جہاں نیکی باعث عار اور گناہ باعث فخر سمجھا جا رہا ہو وہاں اپنے ایمان کی دولت کو بچا لینا رب کریم کی رحمت سے ہی ممکن ہے۔ مجھے اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ آپ کا تعلق کونسی مذہبی یا سیاسی جماعت سے ہے اور نہ ہی میں اس جگہ کسی مذہبی یا سیاسی جماعت کے عیب گنوانا چاہتا ہوں اور نہ ہی کسی کی تعریف میں رطب اللسان ہوں۔ میرے مخاطب صرف اور صرف آپ ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ کل مومن اخوۃ یعنی سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ چونکہ ایک بھائی دوسرے بھائی کی آخرت برباد ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا (بشرطیکہ وفادار بھائی ہو) تو اس بات کے پیش نظر چند ایک گذارشات پیش کر رہا ہوں عین ممکن ہے

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں میری بات

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ذی شان ہے کہ والذین آمنوا اشد حبا للّٰہ یعنی ایمان والا اللہ تعالیٰ سے شدید ترین محبت کرتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی محبت پر کسی دوسرے کی محبت کو ترجیح نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے بعد ایمان والے کے دل میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی محبت پوری کائنات سے زیادہ ہوتی ہے۔ خود سرور عالم ﷺ کا ارشاد ہے۔ لا یومن احدکم حتٰی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین (مشکوٰۃ شریف)

"تم میں سے اس وقت تک کوئی بھی ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھ (رسول اللہ)

Marfat.com

کو اپنے ماں باپ ' اپنی اولاد بلکہ تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ سمجھے "
یعنی اگر تمہیں اپنی ماں ' اپنا باپ ' اپنے بہن بھائی ' اپنا کنبہ بلکہ اپنی جان بھی قربان کرنا پڑے تو قربان کردو لیکن خبردار اللہ تعالیٰ جل شانہ اور اس کے رسول کی عزت پر آنچ نہ آنے دو۔ یہی ایمان ہے یہی حقیقی مسلمانی ہے۔ پھر اگر خدا و مصطفےٰ کے نام پر گردن کٹتی ہے تو کٹ جانے دو۔ مرنا تو آخر ہے ہی خواہ چارپائی پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرو یا ہسپتال کے بیڈ پر۔ تخت شاہی ہو یا ٹوٹی پھوٹی کٹیا میں۔ جب مرنا ہے ہی اور یقیناً مرنا ہے تو کیوں نہ اللہ کی راہ میں جان قربان کرکے حیات جاودانی حاصل کرلی جائے۔ جو رات قبر میں آنی ہے پوری دنیا کوشش کرے تب بھی اس رات کو ٹالا نہیں جاسکتا۔ اسی طرح زمین و آسمان کی سب مخلوق بھی دشمن ہو جائے رب ذوالجلال کی طرف سے مقرر کردہ وقت سے ایک لمحہ قبل کسی کو موت سے ہمکنار نہیں کیا جاسکتا۔ جب فیصلہ اس قدر اٹل ہے تو پھر ڈر کس بات کا؟ خوف کس شے کا؟

علماء کرام کی خدمت میں

اے علماء ذی وقار بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ ہی کی شان میں فرمایا ہے کہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء یعنی بے شک بندگان خدا میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے علماء (ہی) ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو وارثان علوم انبیاء قرار دیا اور یہاں تک فرما دیا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل میری امت کے علماء (تبلیغ دین کے اعتبار سے) بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ عالم دین کے قلم کی سیاہی اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک شہید کے خون سے بھی زیادہ مقدس ہے۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جس شخص سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ عطا فرما دیتا ہے (یعنی عالم دین بنا دیتا ہے) اس میں شک نہیں کہ تقسیم تو میں کرتا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے۔
حضرت کثیر بن قیس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا جو علم دین حاصل کرنے کے لئے چلتا ہے اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستے پر چلاتا ہے' فرشتے طالب علم کی رضا کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک عالم دین کے لئے زمین و آسمان کی ہر مخلوق دعائے استغفار کرتی ہے حتیٰ کہ مچھلیاں پانی کے اندر (ابو امامہ کی روایت میں زمین و آسمان کے ملائکہ اور چیونٹیاں اپنے بلوں میں) عالم دین کے لئے دعا کرتی ہیں۔ نیز فرمایا کہ عالم دین کی فضیلت عابد پر اس قدر ہے کہ جس قدر چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ بے شک علماء کرام انبیاء کے وارث ہیں۔ یقیناً انبیاء کرام کوئی درہم و دینار ورثہ میں نہیں چھوڑ گئے ' ان کا ورثہ تو علم دین ہے۔ جس نے اسے حاصل کیا اس نے کامل حصہ لیا۔

(ترمذی' احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی' مشکوۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فقیہہ (عالم) شیطان پر ایک ہزار عابد سے زیادہ سخت ہے۔ (ترمذی' ابن ماجہ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اے صحابہ) تم جانتے ہو کہ سب سے زیادہ سخی کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ سخی ہے پھر تمام بنی آدم میں سب سے زیادہ سخی میں ہوں۔ میرے بعد سخی وہ ہے جس نے علم سیکھا پھر اسے پھیلایا وہ قیامت کے دن آئے گا وہ امیر ہوگا یا فرمایا کہ اکیلا ہی (عظمت و وقار میں) جماعت (کے برابر) ہوگا۔ (مشکوۃ)

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اس حال میں موت آئی کہ وہ دین اسلام کا علم حاصل کرنے کی تگ و دو میں تھا تاکہ وہ اسلام کو زندہ کرے (یعنی خوب خوب پھیلائے) تو اس کے اور انبیاء کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (مشکوۃ' کتاب العلم)

سبحان اللہ رب کریم نے حضرات علماء کرام کو کس قدر عزت و عظمت عطا فرمائی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ ان کے مبارک جوتے چوم کر سر کا تاج بنا لوں۔ ان کی خاک پا کو

Marfat.com

سرمہ چشم بنالوں۔ عزت خداداد دولت ہے وہ جسے چاہے جس قدر چاہے عطا فرمائے و تعز من تشاء و تذل من تشاء کا اقرار خواہی نہ خواہی ہر شخص اس کے حضور کر رہا ہے۔

اے علماء ذی وقار! بحمد اللہ یہ بات آپ سے پوشیدہ نہیں کہ جہاں علمائے دین کو شرف و وقار کے درخشندہ ستارے قرار دیا گیا ہے وہاں ان کی ذمہ داریاں بھی بہت ہیں۔ جو جس قدر زیادہ بلندی پر ہوتا ہے گرنے پر چوٹ بھی زیادہ اسے ہی لگتی ہے۔ سفید چادر پر دھبہ نمایاں نظر آتا ہے۔ میں جو باتیں تحریر کر رہا ہوں یہ علماء کرام میں علم میں اضافہ کے لئے ہرگز نہیں ہیں یہ سب کچھ بلکہ اس سے کہیں زیادہ تو وہ خود بھی جانتے ہیں۔ میں تو صرف یاد دہانی کروا کر اپنا فرض مسلمانی ادا کر رہا ہوں اور یہ احساس دلانا چاہتا ہوں کہ وہ عزت کا تاج چھوڑ کر ذلت کا پھندا نہ پہنیں۔ تصویر کے دونوں رخ سامنے رکھیں۔

تصویر کا دوسرا رخ

اس سے میری مراد علماء سو ہیں۔ آج کل بازار دنیا میں یہ جنس عام ملتی ہے۔ ان کی شکل و صورت وضع قطع ظاہری رکھ رکھاؤ علماء کی طرح ہوتا ہے۔ اچھا بھلا آدمی ان انسان نما بھیڑیوں سے دھوکہ کھا جاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ وہ بیچارے خود اپنے آپ کو بھی دھوکہ دے رہے ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شاید وہ علماء ربانی ہیں حالانکہ وہ علماء شیطانی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ان کی جو شان بیان فرمائی ہے وہ درج ذیل احادیث مبارکہ سے عیاں ہے۔

☆ 1۔ حضرت ابوداؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے تمام انسانوں سے زیادہ بدترین شخص وہ ہوگا جس نے اپنے علم سے نفع حاصل نہ کیا (یعنی نہ تو خود ہی ہدایت پائی اور نہ ہی لوگوں کو نصیحت کی)" (مشکوۃ)

☆ 2۔ اخوص بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک

Marfat.com

شخص نے رسول اللہ ﷺ سے برائی کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا "مجھ سے شر یعنی برائی کے متعلق سوال نہ کرو بلکہ بھلائی کے بارے میں پوچھو" حضور ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ ارشاد فرمائے پھر فرمایا خبردار بروں میں بدترین برے علماء ہیں اور اچھوں میں بہترین اچھے علماء ہیں۔ (رواہ دارمی' مشکوٰۃ)

ان دونوں احادیث مبارکہ میں حضور ﷺ نے سب انسانوں سے زیادہ قابل نفرت برے علماء کو فرمایا حالانکہ انسانوں میں کفار و مشرکین کے علاوہ چور ڈاکو دہشت گرد قسم کے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ یہ لوگ بھی برے ہیں اور بہت زیادہ برے ہیں لیکن برے علماء ان سے بھی زیادہ خبیث ہیں۔

☆ 3۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا "عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ صرف اسلام کا نام ہی رہ جائے گا (عمل نہ ہوگا) قرآن (پڑھنا) محض رسمی طور پر رہ جائے گا۔ ان کی مسجدیں تو آباد ہونگی مگر فی الحقیقت ہدایت سے خالی ہونگی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔ ان میں سے فتنہ اٹھے گا اور ان میں ہی لوٹ آئے گا۔" (مشکوٰۃ شریف)

اللہ اکبر! اس مخبر صادق نبی محترم ﷺ نے کم و بیش چودہ سو سال قبل ہی موجودہ دور کی کس قدر جامع انداز میں منظر کشی فرمائی ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ آج اسلام اسلام کی رٹ تو لگائی جاتی ہے مگر عمل مفقود ہے۔ اسلام کا نام لینے والوں اور ہاتھوں میں ہروقت تسبیح پکڑ کر دھوکا دینے والے حکمرانوں نے 1996ء کے کرکٹ ورلڈ کپ کے نام پر جس قدر فحاشی اور عریانی پھیلائی ہے (اور اب بھی پھیلائی جا رہی ہے) وہ سابقہ ادوار کے عیاش طبع لوگوں کو بھی مات دے گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ حکومت میں شامل علماء اور خود حکمران (تہجد گزار ہونے کے دعوے دار ہیں) ایسے پروگرام دیکھتے وقت تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہونگے یا جیب میں۔ اسی طرح اس حدیث مبارکہ میں فرمایا گیا کہ قرآن کریم رسمی طور پر رہ جائے گا۔ کیا یہ درست نہیں کہ کتب خانے بڑے خوبصورت انداز میں قرآن پاک شائع کرتے ہیں۔ لاہور کی شاہی مسجد میں قرآن پاک سونے کی تاروں سے

Marfat.com

لکھ کر رکھا ہوا ہے۔ اس کی تلاوت بڑی خوش الحانی سے کی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ ریڈیو اور ٹی وی کہ جس پر تقریباً سارا دن غیر اسلامی اور غیر اخلاقی پروگرام (الا ماشاء اللہ) نشر ہوتے رہتے ہیں۔ ان کی ابتدا بھی تلاوت قرآن پاک سے کی جاتی ہے۔ مگر عملاً قرآن کریم کے احکامات کو تسلیم کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے۔ اس طرح مساجد تو بہت ہیں اور نہایت ہی اعلیٰ درجہ کے پتھروں سے مزین ہیں مگر ہدایت سے خالی ہیں۔ بعض مساجد کو سیر گاہوں میں بدل دیا گیا ہے۔ لاہور کی شاہی مسجد اور اسلام آباد کی فیصل مسجد اس کی واضح دلیلیں ہیں۔ مساجد کے لاؤڈ سپیکروں سے اسلام کے نام پر الحاد اور بے دینی پھیلائی جا رہی ہے۔ برے علماء جن کو بدترین مخلوق قرار دیا گیا (حالانکہ مخلوق میں رذیل جانور بھی شامل ہیں) وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بجائے امراء اور حکمرانوں کی خوشنودی کے جویاں ہیں۔ آج وہ اگر کسی شخص پر فتویٰ لگا دیتے ہیں اور معلوم نہیں کیا کیا کہہ دیتے ہیں تو کل جب وہی حکمران بن جاتا ہے تو یہ علماء سوء اس کے قدموں میں بیٹھ کر اس کے جوتے چومنے لگ جاتے ہیں۔ ان کا اصل مقصد حاکم وقت کو خوش کرکے اپنے مدرسے کے لئے زکوۃ کی شکل میں رشوت لینا یا پلاٹ و پرمٹ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ یہ علماء سوء جب بھی حکومت کے خلاف منہ کھولتے ہیں تو چالاک حکمران فوراً" ان کے منہ میں ہڈی ڈال دیتے ہیں اور یہ آنکھیں بند کرکے اس کو چبانے لگ جاتے ہیں۔ کاش ان کو اپنا فرض منصبی یاد ہوتا، قبر کی اندھیر کوٹھری کا احساس ہوتا۔ کبھی یہ سوچتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو کوئی وہ علم سیکھے کہ جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہوتی ہے (یعنی علم دین) لیکن وہ (اللہ تعالیٰ کی رضا کی بجائے) اس لئے سیکھتا ہے کہ دنیا حاصل ہو تو وہ قیامت کے دن (جنت تو درکنار) جنت کی خوشبو بھی نہ پا سکے گا" (احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "حب الحزن" کی سختی سے بچنے کی اللہ تعالیٰ سے دعا کرو (پناہ مانگو) صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) "حب الحزن" کیا ہے؟ فرمایا! جہنم کی ایک وادی ہے۔ خود دوزخ اس وادی سے روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا! یا رسول

Marfat.com

اللہ ﷺ اس (حب الحزن) میں کون (نامراد) داخل ہونگے ؟ فرمایا اپنے اعمال کا دکھلاوا کرنے والے قاری (یعنی علماء) (ترمذی شریف)۔ ابن ماجہ میں اتنا زیادہ ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت برے قاری (یعنی علماء) وہ ہیں جو امراء (ارکان حکومت) کو خوش کرنے کے لئے ان سے ملاقات کرتے ہیں۔ محاربی نے کہا کہ اس جگہ امراء سے مراد ظالم حکمران ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف)

اللہ اکبر! جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ اور ہولناک عذاب کے تصور سے ہی روح کانپ اٹھتی ہے لیکن "حب الحزن" عذاب خداوندی کی وہ تباہ کن وادی ہے کہ جس سے خود دوزخ بھی لرزہ براندام ہے اور ایک دن میں چار سو مرتبہ پناہ مانگتی ہے کہ اللہ تعالےٰ مجھے "حب الحزن" سے محفوظ رکھ۔ مقام عبرت ہے ان علماء کے لئے جو شہرت اور دولت دنیا کی خاطر حکمرانوں اور چوہدریوں کی کاسہ لیسی کرتے ہیں۔ جو ریڈیو ٹی وی پر وقت لینے کے لئے (تاکہ ان کو شہرت ملے) حقائق سے چشم پوشی اختیار کرلیتے ہیں۔ علماء پر فرض ہے کہ وہ اپنے عظیم منصب کا لحاظ رکھیں اور دنیا کے چند ٹکوں کی خاطر اپنی آخرت برباد نہ کریں۔

محترم قارئین کرام! احادیث نبویہ کے عظیم ذخیرہ سے علماء حق اور علماء سوء کے بارہ میں یہ چند ایک روایات نقل کی گئی ہیں حالانکہ اس موضوع پر اس قدر احادیث ملتی ہیں کہ میرے جیسا کم علم انسان بھی ایک بہت بڑی کتاب لکھ سکتا ہے۔ اس جگہ میں ان دریدہ دھن اور گستاخ قسم کے بعض نام نہاد دانشوروں ' سیاست دانوں اور دین اسلام کے خلاف زہر اگلنے والے افراد کو یہ تنبیہہ ضرور کروں گا کہ خبردار مُرتَم نے بھی جانا ہے۔ علماء سوء کے بارہ میں منقول احادیث مبارکہ کو علماء حق پر چسپاں کرکے اپنی قبر کو جہنم کا گڑھا نہ بنائیں۔ گفتگو میں شدید احتیاط رکھیں۔ علماء حق کی توہین و تذلیل دین متین کی توہین و تذلیل ہے اور یہ سخت ترین حرام ہے۔ یہ ذہن میں رکھیں کہ بہت سے جھوٹے نبی بھی ہوئے ہیں۔ ان کی سیاہ کاریوں کی بناء پر سچے انبیاء علیھم السلام کی گستاخی نہ کی جائے۔ کوئی ضروری نہیں کہ جو خود کو عالم دین کہے یا دوسرے اسے عالم دین کہہ رہے ہوں۔ وہ سچ مچ

Marfat.com

عالم دین ہی ہوتا ہے نہیں نہیں۔ ۔ دیکھو فرعون اور نمرود وغیرہ نے خدائی دعوی کیا۔ آج تک مشرکین بتوں کو خدا مانتے ہیں اور ایسا عقیدہ رکھنے والوں کی تعداد ایک خدا ماننے والوں کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ ہے۔ (موجودہ جمہوری نظام کے مطابق کئی خدا کے ماننے والوں کے ووٹ زیادہ ہیں) حالانکہ وہ سب کے سب جھوٹے ہیں۔ ان جعلی خداؤں کی وجہ سے معبود حقیقی اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہ کی شان رفیع میں گستاخی نہیں کی جائے گی۔ اسی طرح جھوٹے علماء کی وجہ سے سچے علماء کو زبان طعن کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔

صاحب اقتدار' نمائندہ قوم اور بیوروکریٹ

ان سب حضرات کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عظیم منصب عطا فرمایا ہے۔ دنیا میں آپ کو عزت و عظمت عطا فرمائی ہے۔ عوام الناس کو آپ کا محتاج اور منگتا بنا دیا۔ تھوڑے بہت اختیارات کی کنجی آپ کو مرحمت فرمائی۔ لیکن یہ کبھی نہ بھولیں یہ سب کچھ عارضی ہے۔ آپ سے قبل بہت بڑے بڑے اختیارات رکھنے والے تھے۔ سونے چاندی اور جواہرات سے مکان بنانے والے بھی گذرے ہیں۔ دیکھیں شداد نے جنت بنائی۔ کہتے ہیں کہ اس نے سونے اور چاندی کی اینٹوں سے کمرے بنوائے تھے۔ مختلف قسم کے قیمتی پتھروں سے نہایت خوبصورت درخت بنوائے۔ اس جنت میں دودھ اور شہد کی نہریں بہا دیں جن میں یاقوت اور دیگر جواہرات کو بجائے سنگریزوں کے ڈالا ہوا تھا۔ دنیا میں اس قدر قیمتی شہر شاید ابھی تک تعمیر نہ ہوا ہو۔ مگر انجام یہ ہوا کہ شداد کو خود اپنی بنائی ہوئی جنت بھی دیکھنے کی مہلت نہ ملی۔ آپ کے ذہن میں بھی کئی واقعات ہونگے کہ کسی شخص نے کوٹھی بنوائی' جائیداد خریدی' دنیاوی زیب و زینت کے اسباب تو مہیا کرلئے مگر فائدہ اٹھانے کی مہلت ہی نہ ملی۔ اگر کسی نے فائدہ اٹھا بھی لیا تو کتنی دیر؟ بس چند سال تک پھر مرنے کے بعد موہنہ میں سونے کا چمچ لے کر پیدا ہونے والے اور ٹوٹی پھوٹی جھونپڑی میں جنم لینے والے دونوں کو ایک ہی مٹی کے نیچے دبا دیا گیا اب نیا سلسلہ شروع ہوگیا۔ اندھیری قبر ہے' سانپ ہیں' بچھو ہیں' پتے کو پانی کر دینے والے خوفناک مناظر

Marfat.com

ہیں۔ نکیرین (حساب لینے والے فرشتوں) کی شکلیں اس قدر ڈراؤنی ہیں کہ اگر کوئی زند
شخص ان کو ایک نظر دیکھ ہی لے تو مارے دہشت کے جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ذرا چش
تصور میں اس منظر کو لائیں۔ طریقہ کار میں عرض کر دیتا ہوں عمل آپ کر دیکھیں۔ رات ک
لائٹ بجھا کر چارپائی (بیڈ) پر چت لیٹ جائیں۔ دونوں بازو اپنے دونوں پہلوؤں پر سیدھے
رکھیں جس طرح مردے کے ہوتے ہیں۔ پھر آنکھیں بند کر کے سوچیں کہ آج صبح ہوئی
تھی۔ میں سو کر اٹھا۔ فلاں فلاں کام کیا۔ نیکی کس قدر ہوئی اور گناہ کس قدر کئے۔ پھر دن
بیت گیا۔ اب رات آگئی۔ یہ رات بھی گذر جائے گی اور زندگی رہی تو کل نیا دن آجائے
گا۔ پھر وہ بھی یونہی گذر جائے گا۔ میں چھوٹا سا تھا اسی طرح روز و شب آتے اور جاتے
رہے۔ میں نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا۔ پھر وہ دن بھی گذر گئے اور اب اس موجودہ حال
کو پہنچ چکا ہوں۔ یہ سلسلہ لیل و نہار اسی طرح جاری ہے۔ پھر وہ دن بھی آئے گا ہو سکت
ہے کہ وہ لمحات ابھی آ جائیں کہ میں مرا ہوا ہونگا۔ اگر نصیب میں چارپائی ہوئی تو اسی طرح
لیٹا ہوا ہونگا۔ آنکھیں بند ہونگی۔ اعزہ و اقرباء چارپائی کے گرد بیٹھے رو رہے ہونگے۔ میرا
بے سدھ پڑا جسم آکسیجن تک سے محروم ہوگا۔ یہ سوچتے ہوئے اپنی سانس کو جتنی دیر ممکن
ہو روک لیں۔ پھر لمبے لمبے دو تین سانس لیں اور ذہن میں تصور لائیں کہ چند لمحے میری
سانس رکی تھی۔ میری حالت کیا ہو گئی۔ لیکن یہ سلسلہ جب مستقل طور پر رک جائے گا تو
اس وقت میرا کیا حال ہوگا۔ روٹی اور پانی تو درکنار میرے پیارے ' میرے عزیز میرے
مرنے پر رو رو کر بے حال ہو جانے والے میرے اہل خانہ مجھے ایک سانس تک نہ دے
سکیں گے۔ یہ نعمتیں جو میں نے آج کھائیں' میں نے ان سے نفع اٹھایا' لطف اندوز ہوا' یہ
سب ہمیشہ کے لئے چھن جائیں گی۔ میں کچھ مانگوں تو مجھے دیا نہ جائے گا۔ میں کوئی خواہش
کروں تو پوری نہ ہوگی میری تو کوئی آواز ہی نہ سن رہا ہوگا۔ لیکن میرے احساسات تو بیدار
ہونگے کیونکہ یہ خبر اللہ تعالے کے برگزیدہ نبی ﷺ نے دی ہے کہ مردے کو غسل
دیتے اور کفن پہناتے وقت بہت نرمی سے کام لو کیونکہ اسے سخت تکلیف ہوتی ہے اسی
لئے تو غسل میت کے لئے پانی کو قابل برداشت حد تک گرم کرتے ہیں۔ اگر مردے کو

Marfat.com

احساس ہی نہیں ہوتا تو پانی گرم کرنے کی زحمت اور فضول خرچی کیوں؟

میں مسلمان ہوں میرا اس بات پر یقین کامل ہے کہ میری تحقیق 'میرا خیال یا کسی دوسرے سکالر کی تحقیق تو غلط ہو سکتی ہے مگر اللہ تعالے کے رسول ﷺ کا ارشاد مبارک قطعاً" غلط نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے ہی تو فرمایا ہے کہ جب تم اپنے مردے کو دفن کر کے واپس لوٹتے ہو تو وہ تمہارے قدموں کی آہٹ کو بھی سنتا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میت اپنے غسل دینے والے ' اٹھانے والے ' کفن پہنانے والے اور قبر میں اتارنے والے کو بھی پہچانتی ہے۔ (شرح الصدور علامہ جلال الدین سیوطی بحوالہ احمد ' طبرانی)

بخاری و مسلم میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنازے کو لوگ کندھے پر اٹھاتے ہیں تو وہ اگر نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے جلدی چلو اور اگر برا ہوتا ہے تو کہتا ہے افسوس (مجھے) کہاں لے جا رہے ہو۔ انسان (اور جن) کے علاوہ ہر مخلوق اس کی آواز کو سنتی ہے۔ اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔ (مشکوۃ) پھر اگر نصیب میں ہوا تو چار بھائی میری چارپائی کو اٹھا کر قبرستان کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ ہائے میرا مکان ' میری کوٹھی ' میرا بنگلہ ' میری جائیداد ' میری ملز ' میری فیکٹریاں ' یہ گلیاں ' یہ بازار جن میں میں گھوما کرتا ہوں۔ سب چھوٹ جائیں گی۔ میری پیجارو جیپ ' میری آرام دہ کار' میں نے اپنی لذت و سکون کے لئے جو کچھ بھی مہیا کیا ہے سب یہیں رہ جائے گا۔ میرے وہ پیارے کہ جن کی خاطر میں نے اپنی جان تک قربان کرنے کی کوشش کی' جن کی خاطر میں نے اپنے دن کے چین اور رات کے سکون کو برباد کر دیا' جن کی خواہشات کی تکمیل کے لئے میں نے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ لوگوں پر ظلم بھی کیا (اللہ کی پناہ) رشوت ' چور بازاری ' دھوکے فریب ' جن کی خاطر میں نے پاپ کمائے وہی مجھے منوں مٹی کے نیچے دفن کرنے کے لئے بے چین ہونگے۔ پھر مجھے قبر میں لٹا دیا جائے گا۔ میں بھی کچھ کہہ تو رہا ہوں گا مگر میری بات کوئی سنے گا ہی نہیں بلکہ اندھا دھند میرے اوپر مٹی ڈالتے جائیں گے اور پھر جب ان کو میرے دفن پر

Marfat.com

خوب تسلی ہو جائے گی تو وہ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ جائیں گے۔

میں قبر کی اندھیری اور وحشت ناک کوٹھری میں بے بس لیٹا ان کے قدموں کی دور جاتی ہوئی آہٹ سنوں گا۔ پھر ایک سناٹا چھا جائے گا۔ دوسرے ہی لمحے یکایک مجھے ایک بڑے ہی ڈراؤنے اور خوفناک منظر کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اف میرے خدایا یہ کیا؟ دو سیاہ رنگ کی سخت ہیبت ناک شکلیں' ان کے لمبے بال زمین پر گھسٹ رہے ہونگے وہ اپنے بڑے بڑے دانتوں سے زمین کو یوں چیرتے ہوئے تیزی سے میری طرف بڑھ رہے ہونگے کہ ایک بھونچال سا آ جائے گا۔ ان کی نیلی آنکھیں آگ برسا رہی ہونگی۔ وہ میری طرف اس طرح کھا جانے والی نظروں سے گھوریں گے کہ میری سٹی گم ہو جائے گی۔ دل اچھل کر حلق میں آ جائے گا۔ اگر میرے جسم میں جان ہوتی تو ان کو دیکھتے ہی نکل جاتی مگر میں تو پہلے ہی مرچکا ہونگا اب مزید کیا مروں گا۔ یہاں سے تو کسی طرف بھاگ بھی نہیں سکوں گا۔ میں تو وہاں اپنے جسم سے چمٹنے والے (اللہ تعالیٰ پناہ دے) کسی سانپ' بچھو یا دیگر حشرات الارض کو بھی دور نہ کر سکوں گا اور پھر یہ باتیں کوئی تصوراتی نہیں ہیں۔ یہ کسی افسانہ نویس کا زور قلم نہیں ہے بلکہ میرے آقا رسول عربی ﷺ نے بڑے واضح انداز میں ان چیزوں کی نشاندہی فرمائی۔ مثلاً" حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (سمجھانے کے انداز میں) فرمایا "اے ابن عمر بتاؤ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا کہ جب تمہارے لئے تین ہاتھ اور ایک بالشت لمبا اور ایک ہاتھ اور ایک بالشت چوڑا گڑھا (یعنی قبر) کھودا جائے گا پھر (دفن کے بعد) تمہارے پاس منکر نکیر سیاہ شکلوں والے اپنے بالوں کو گھسیٹے ہوئے آئیں گے۔ ان کی آوازیں کڑک دار گرجتی بجلی کی مانند ہونگی (یہاں بادل کی کرخت گھن گرج اور دھاڑنے جیسی زلزلہ افگن آواز تصور میں لائیں) ان کی آنکھیں نگاہوں کو اچک لے جانے والی بجلی کی طرح چمک رہی ہونگی۔ وہ زمین کو اپنے دانتوں سے چیریں گے اور تجھ کو (سختی سے) اٹھا کر بٹھائیں گے اور ڈرائیں گے۔ یہ سن کر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اس وقت بھی اسی حالت (ایمان اور تقویٰ) پر ہی ہونگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں۔ تو

Marfat.com

ہوں نے عرض کیا کہ پھر تو میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے لئے کافی ہو جاؤں گا۔
(یعنی میں ان سے خوفزدہ ہونے کی بجائے ان کے سوالوں کے صحیح جوابات دوں گا)

(شرح الصدور بحوالہ بیہقی)

تو اس وقت کوئی دنیا دار میرا پرسان حال نہ ہوگا۔ ہائے افسوس صد افسوس میری جائیداد پر قبضہ جما لینے والے میرے بیوی بچے، میرے بہن بھائی، میرے عزیز و اقارب کوئی بھی تو میرا معاون نہ ہوگا۔ وہ یہ تو نہ کہہ سکے گا کہ فرشتو اس نے سب کچھ تو ہمارے لئے کیا تھا اسے کچھ نہ کہو ہم حاضر ہیں۔ نہیں نہیں ایسے تو ممکن ہی نہیں تو پھر ہائے میری حماقت کہ میری جمع کی ہوئی دولت اور بنائی ہوئی جائیداد کے بل بوتے پر عیش تو دوسرے کریں گے مگر ایک ایک پائی کا حساب صرف اور صرف مجھے دینا ہوگا۔ یہ سب کچھ سوچتے ہوئے اپنے خدا تعالیٰ کے حضور سچے دل سے توبہ کر لیجئے اور عہد کیجئے کہ اے پروردگار عالم میں آج تک جو گناہ کر چکا ہوں تو مجھے اس نبی کریم ﷺ کے وسیلہ سے معاف فرما دے کہ جسے تو نے پوری کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

یہ رات جو میں اب بسر کر رہا ہوں نہیں جانتا کہ اس کی صبح کا سورج دیکھنا نصیب میں ہوگا کہ نہیں کیونکہ بارہا میں نے سنا کہ فلاں شخص رات کو اچھا بھلا سویا مگر صبح تک اسے موت ہوگیا۔ اور یہ رات بخیریت گزر بھی گئی تو نہیں جانتا کہ کل میرے ساتھ کیا ہوگا۔ کئی دفعہ میں نے سنا، اخبارات میں پڑھا کہ کوئی شخص صبح صحیح سلامت اٹھا مگر اسے ہارٹ اٹیک ہوگیا۔ کئی خوشیوں بھرے گھرانے ایسی اموات سے آن واحد میں ماتم کدہ بن گئے۔ کوئی تو اچانک کسی دہشت گردی کا شکار ہو کر ناقابل شناخت لاش بن گیا اور کسی کا بھیجا پستول وغیرہ سے نکلی ہوئی گولی چاٹ گئی۔ کوئی راہ چلتے ہوئے ایکسیڈنٹ میں اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا اور کسی کو معمولی اشتعال پر کسی نے قتل کر دیا غرض ہمہ وقت موت کی یہ تلوار سر پر لٹکتی رہتی ہے۔ اے میرے مالک اگر میں کل تک زندہ رہا تو تیری رحمت پر بھروسہ کرتے ہوئے پختہ عہد کرتا ہوں کہ میں اس قدر نیکیاں کروں گا کہ تو راضی ہو جائے اور میں گناہ سے ضرور بچوں گا۔ شیطان لعین کے دھوکے میں نہیں آؤں گا۔۔۔۔۔

Marfat.com

میرے محترم میرے پیارے قارئین! یہ وعدہ کرلیں ابھی سے کرلیں کوئی نہیں جانتا کہ آئندہ لمحہ کیسا آئے گا۔

ذیل میں چند احادیث مبارکہ نقل کی جاتی ہیں۔ ان کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ ان کی روشنی میں اپنا مقام خود تلاش کریں۔ اگر آپ حق پر ہیں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیجئے کہ یہ سب اس کی رحمت کے سبب ہوا اور اگر آپ غلطی پر ہیں تو توبہ میں جلدی کیجئے۔ گیا وقت ہاتھ نہیں آتا۔

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس کی سفارش اللہ تعالیٰ کی حدوں میں کسی حد کے درمیان حائل ہوگئی اس نے اللہ تعالیٰ کی مخالفت کی اور جو باطل میں جھگڑا جب کہ اس کو علم ہے کہ وہ باطل پر ہے۔ وہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضگی میں رہتا ہے یہاں تک کہ باز آجائے اور جس نے کسی صاحب ایمان کے بارہ میں ایسی بات کہی جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں کے (ابلتے ہوئے گرم) لہو اور پیپ میں رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ ایسی بات (الزام تراشی) سے باز آجائے (یعنی توبہ کرے) اس حدیث مبارکہ کو صاحب مشکوۃ نے سنن ابوداؤد اور احمد کے حوالہ سے نقل فرمایا بیہقی نے شعب الایمان میں اتنا زائد نقل فرمایا ہے کہ "(رسول اللہ نے ارشاد فرمایا) جو کوئی کسی جھگڑے میں کسی ایسے کی امداد کرے کہ جس کے بارہ میں وہ نہیں جانتا کہ جھگڑا کرنے والا حق پر ہے یا باطل پر وہ (مدد کرنے والا) اللہ تعالیٰ کے غضب میں رہتا ہے جب تک اپنے رویہ سے باز نہ آجائے"

اس حدیث مبارکہ میں چند امور قابل غور ہیں۔

(۱) حدود الٰہیہ میں سفارش

مملکت عزیزہ پاکستان میں خصوصا قومی اور صوبائی اسمبلیوں اور سینٹ کے ممبران چھوٹے بڑے بیوروکریٹ (افسران) اور دیگر وہ سب افراد کہ جن کے ہاتھ لمبے ہیں عبرت

Marfat.com

اصل کریں اور کبھی بھی کسی بھی مجرم کی سفارش نہ کریں خواہ وہ ان کا کتنا ہی قریبی کیوں نہ ہو ورنہ وہ یاد رکھیں کہ شاید وہ مجرم تو آپ کی سفارش سے سزا سے بچ جائے جائے لیکن اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرکے آپ نے خود اپنی قبر کو گندا کرلیا۔ فتح مکہ کے موقع پر عرب کے ایک نہایت معزز قبیلہ بنی مخزوم کی فاطمہ بنت اسود نامی ایک عورت چوری کے جرم میں ملوث پائی گئی۔ لوگوں نے ہاتھ کٹنے کی ذلت اور نامور قبیلہ کو رسوائی سے بچانے کے لئے حضور ﷺ کے بہت ہی محبوب صحابی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بطور سفارشی بارگاہ اقدس میں پیش کیا تو حضور اکرم ﷺ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا "اے اسامہ حدود الہیہ کے نفاذ میں سفارش کرتے ہو" حضرت اسامہ نے حضور ﷺ کا جلال اور غضب دیکھا تو فوراً" توبہ کرلی اور اس کے بعد حضور ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ پہلی قوموں کی تباہی کا (ایک) سبب یہ بھی تھا کہ اگر ان کا بڑا آدمی جرم کرتا تو چھوڑ دیا جاتا اور جب کمزور سے جرم سرزد ہوتا تو اسے سزا دی جاتی۔ مجھے قسم ہے اس رب عزت کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر میری لخت جگر چوری کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ اور پھر اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا (بخاری و مسلم)

اس حدیث مبارکہ سے پتہ چلا کہ مجرم خواہ کتنے بھی بڑے اور معزز خاندان سے تعلق رکھنے والا اور قریبی کیوں نہ ہو اس کی سفارش کرنا اور سفارش ماننا بہت بڑا گناہ اور بدترین جرم ہے۔ آج دنیا میں وہ کون ہے کہ جس کا رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر خاتون جنت حضرت سیدہ فاطمہ الزہرہ سلام اللہ تعالیٰ علیہا کے ساتھ موازنہ کیا جا سکتا ہے۔ جب کوئی بھی نہیں اور یقیناً کوئی بھی نہیں تو پھر سوچئے کہ اگر اس قدر عظیم ہستی بھی قانون کی نظر میں برابر ہے تو ہم اور تم کس باغ کی مولی ہیں۔ سوچئے اور خوب سوچئے۔

(۲) باطل کی طرف سے جھگڑا کرنے والا

اللہ تعالیٰ کو (بمطابق حدیث پاک) سخت ناراض کر دینے والے اس جرم میں بھی

Marfat.com

بہت سے لوگ مبتلا ہیں مثلاً" مجرم کی طرف سے بحث کرنے والے وکلاء، اپنے سیاسی اور مذہبی لیڈروں کی غلطی کو جانتے ہوئے بھی ان کی حمایت کرنے والے عوام الناس اور اخباروں کے کالم نویس حضرات، اسی طرح اپنی پارٹی اور انا کی خاطر غلط باتوں میں اپنی پارٹی کی حمایت کرنے والے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران اسی زمرہ میں آتے ہیں۔

افسوس صد افسوس کہ ابھی چند دنوں قبل اس اسلامی جمہوریہ پاکستان میں عیسائی بدبختوں[1] نے رسول اللہ ﷺ کی شان میں بدترین قسم کی گستاخیاں کیں۔ جرم ثابت ہونے پر کورٹ نے ان کو سزا کا حکم دیا تو پوری حکومتی مشینری میں ہلچل مچ گئی۔ دنیائے کفر کو راضی کرنے کے لئے حکومت نے مسلمانوں کے خون پسینہ کی کمائی سے حاصل کردہ ٹیکسوں کے ذریعہ جمع ہونے والے کروڑوں روپے خرچ کرکے اور تمام تر اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے نہ صرف توہین رسالت کے ان مجرموں کو رہا کروا لیا بلکہ ان کو وی آئی پی کا درجہ دیتے ہوئے مسلمانوں کے خزانہ سے لاکھوں روپے فی کس ان مجرموں کی خدمت میں پیش کئے اور خصوصی انتظامات کے تحت ان کو بڑی عزت اور احترام کے ساتھ جرمنی روانہ کردیا اور یوں اس سانحہ عظیمہ میں ملوث تمام چھوٹے بڑے کرداروں نے اپنے دنیاوی آقاؤں کی خوشنودی کی خاطر اپنے پروردگار کی سخت ترین ناراضگی کو قبول کرلیا (معاذ اللہ تعالیٰ) مقام حیرت ہے کہ اپنی اور اپنی پارٹی کے ناموس و عزت کے لئے بات بات پر استعفا کی دھمکیاں دینے والے کسی بھی ممبر نے اس حادثہ عظیمہ پر بطور احتجاج استعفا نہ دیا اور نہ ہی کوئی عدلیہ یا انتظامیہ کا ذمہ دار مستعفی ہوا کہ وہ اس گناہ سے بری الزمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی تعلیمات کے پرچار کے نام پر چندہ اکٹھا کرکے کوٹھیاں اور پیجارو خریدنے والے مذہبی لیڈروں کو بھی شاید سانپ سونگھ گیا کہ انہوں نے بھی خاموشی میں ہی عافیت سمجھی۔ (الا ماشاء اللہ) خدا اور رسول کے نام پر جان قربان کرنے کے دعوئے دار چوری کھانے والے مجنوں نکلے۔ پھر دیکھیں کہ بڑے لیڈروں نے تو مجرموں کی حمایت کرکے ارتکاب جرم کیا جب کہ عوام الناس نے اپنے لیڈروں کی حمایت کرکے خود کو ان کا حصہ دار بنا لیا۔ ایسے لوگوں کے لئے قرآن کریم میں تنبیہہ موجود ہے۔

[1] رحمت مسیح اور سلامت مسیح نے بینظیر کے دورِ حکومت میں

Marfat.com

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یقول الذین استضعفوا للذین استکبر والو لا انتم لکنا مومنین ○ ترجمہ :۔ کہیں گے وہ لوگ جو کمزور تھے متکبروں سے (یعنی عام لوگ اپنے سرداروں اور لیڈروں سے کہیں گے) کہ اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور صاحب ایمان ہوتے۔ قال الذین استکبر وا للذین استضعفوا انحن صددنٰکم عن الهدی بعد اذجاء کم بل کنتم مجرمین ○ تو کہیں گے وہ لوگ جو خود کو بڑے سمجھتے تھے کمزوروں سے کہ کیا ہم نے تم کو ہدایت سے روکا ہے؟ جب کہ ہدایت تمہارے پاس آچکی تھی؟ بلکہ تم لوگ خود ہی مجرم ہو۔ (سورۃ صبا آیات ۳۲ ۳۳)

(۳) کسی صاحب ایمان پر الزام تراشی

کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ گندے اور ذلیل لوگوں (اہل جہنم) کے جلے ہوئے جسموں سے نکلنے والا خون اور نہایت بدبودار پیپ آپ کی خوراک بن جائے جو اپنی بدبو اور گرمی میں اس قدر شدید ہے کہ مفہوم حدیث پاک کے مطابق اگر اس کا ایک ڈول دنیا میں ڈال دیا جائے تو نہ صرف سب سبزہ جل کر خاک سیاہ ہو جائے بلکہ اہل دنیا کی زندگی ہی تباہ ہو جائے۔ توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کی پناہ کیا ایسی گندی اور ناپاک شے کھانے کو کوئی شخص تیار ہوگا؟ ظاہر ہے کہ کوئی بھی تو نہیں تو پھر اگر آپ اس سے بچنا چاہتے ہیں تو خبردار' خبردار کسی بھی صاحب ایمان پر جھوٹے الزام نہ لگائیں۔ یاد رکھیں کہ آپ کے جھوٹے الزام آپ کے مقابل فریق کا تو شاید نقصان کریں یا نہ کریں لیکن آپ نے اپنے آپ کو ضرور برباد کرلیا۔ اگر خدانخواستہ آپ اس مصیبت میں مبتلا ہیں تو جلدی توبہ کیجئے شاید موت کا فرشتہ آپ کے قریب ہی کھڑا ہو۔ اور پھر آپ کو مہلت نہ ملے فوراً اعلان کر دیجئے کہ آج تک جو ہوا وہ میری غلطی تھی آئندہ میں محتاط رہوں گا یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں دنیا میں یہ معمولی شرمندگی قیامت کے دن آپ کو عذاب خداوندی سے بچانے کا عظیم سبب بن جائے گی (انشاء اللہ تعالےٰ)

Marfat.com

(۴) اندھادھند کسی کی حمایت

آپ نے حدیث مبارکہ کے حوالہ سے پڑھا کہ جو کوئی کسی ایسے شخص کی جھگڑے میں حمایت کرتا ہے کہ جس کے بارہ میں وہ نہیں جانتا کہ جھگڑا کرنے والا حق پر ہے یا باطل پر تو اس حمایت کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوتا رہتا ہے جب تک کہ وہ اپنے رویہ سے باز نہ آ جائے۔ تو کیا ہم عوام الناس اپنے سیاسی اور مذہبی لیڈروں کی اندھادھند حمایت نہیں کرتے؟ خدارا ہوش کے ناخن لیجئے۔ آپ اپنے ہاتھوں اپنی قبر کو کیوں گندا کر رہے ہیں۔ تمہارے یہ دنیاوی لیڈر قبر میں آپ کے ہرگز ہرگز کام نہ آئیں گے۔ پھر آپ کف افسوس تو ملیں گے مگر کچھ نہ کر سکیں گے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

وقت پر کافی ہے قطرہ آب خوش ہنگام کا
جل گیا جب کھیت برسا مینہ تو پھر کس کام کا

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا والدین کا نافرمان ' جوا کھیلنے والا ' احسان جتانے والا اور عادی شرابی جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

☆ ابو امامہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا کہ میں باجوں گاجوں اور مزامیر یعنی گانے بجانے کے سازوں اور بتوں اور صلیبوں اور جاہلیت کے امروں (یعنی رواجوں) کو مٹا دوں اور میرے عزت اور بزرگی والے رب نے قسم اٹھائی ہے کہ مجھ کو میری عزت کی قسم میرے بندوں میں سے جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اسے اسی مقدار میں (اہل جہنم کا خون) اور پیپ پلاؤں گا اور جو میرے خوف سے شراب نوشی چھوڑے گا اسے (جنت کے) پاکیزہ حوضوں سے سیراب کروں گا۔ (رواہ احمد)

☆ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "تین قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرما دی ہے۔ ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا ' عادی شرابی اور

Marfat.com

ث یعنی وہ جو اپنے اہل و عیال میں ناپاکی اور خباثت دیکھے اور منع نہ کرے۔

(رواہ احمد و نسائی مشکوٰۃ)

بق

ان احادیث مبارکہ سے درج ذیل اسباق حاصل ہوئے کہ

لف) والدین کی نافرنی بہت بڑا جرم ہے بشرطیکہ والدین گناہ کا حکم نہ دیں۔ والدین نافرمان خواہ کتنا بڑا عابد و زاہد اور متقی و پرہیزگار کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے اس وقت معاف نہیں فرماتا جب تک کہ اس کے والدین اسے معاف نہ کردیں۔

ب) کسی کے ساتھ نیکی کرکے اسے جتلانا نہیں چاہئے ورنہ نہ صرف نیکی برباد ہو تی ہے بلکہ یہ نیکی کرنے والا خوامخواہ جہنمی ہو جاتا ہے۔

ج) ام الخبائث شراب کا پینے والا بہت بڑا بدبخت ہے۔ افسوس صد افسوس کہ یطان لعین کے اغواء سے یہ لعنت فیشن کے طور پر فروغ پا رہی ہے اور اس کی سرپرستی وما" حکومتی سطح پر کی جاتی ہے حالانکہ شراب نوشی کی عادت رکھنے والے پر اللہ تعالیٰ نے ت حرام فرما دی ہے اور لامحالہ ان کا ٹھکانہ جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ اور ان کی خوراک ترین بدبودار خون اور پیپ ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ی شرابی مرجائے تو اسے اللہ تعالے کے حضور بت پرستوں کی طرح پیش کیا جائے گا۔ عاذ اللہ تعالیٰ)

شراب نوشی کرنے والوں میں اگر ذرا بھی غیرت کا مادہ موجود ہے تو وہ درج ذیل یث مبارکہ پڑھیں اور اپنی حالت پر غور کریں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے بارہ میں پوچھا تو پ نے فرمایا

ی اکبر الکبائر و ام الفواحش من شرب الخمر ترک الصلوۃ و

Marfat.com

وقع علی امه و خالته و عمته (زواجر)

(ترجمہ) "یہ بہت بڑا گناہ ہے اور تمام برائیوں کی ماں اور اصل ہے۔ جو شخص شراب
ہے وہ نماز چھوڑ دیتا ہے اور وہ اپنی ماں ' خالہ اور پھوپھی پر واقع ہوتا ہے (یعنی ان
بدکاری کرتا ہے)"

استغفر اللہ ثم استغفر اللہ۔ وہ کون بے غیرت اور بے حیاء ہے جو اس حدیث پاک کو پڑھ
بھی شراب نوشی ترک نہ کرے گا اور ہاں یاد رکھیں جو اللہ تعالیٰ کے ڈر سے شراب
سے سچے دل کے ساتھ توبہ کرلے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے جنتی حوضوں سے سیرا
فرمائے گا۔

(د) **گانے بجانے اور سازینوں** کو پاکستانی کلچر کہہ کر فروغ د
والوں اور ان کی حمایت کرکے اپنا نامہ اعمال سیاہ کرنے والوں کو اگر اللہ تعالیٰ نگاہ حق ب
عطا فرمادے اور وہ دیکھیں کہ رسول اللہ ﷺ تو ان کو مٹانے کے لئے تشریف لا
اور ہم مسلمان کہلانے کے باوجود ان کو فروغ دے رہے ہیں۔ آخر ہم نے مرنا ہے۔ در
خداوندی میں حاضر ہونا ہے مگر

خوف خدا شرم نبی ' یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(ہ) **جواباز** کے جہنمی ہونے میں کوئی شک نہیں (جیساکہ حدیث مبارکہ گز
چکی ہے) مگر افسوس صد افسوس کہ لاٹری ' سٹے بازی ' شرط بازی اور دیگر کئی پرکشش
صورتوں میں جوا بازی پورے عروج پر ہے اور یہ وباء کم ہونے کی بجائے دن بدن ترقی پذی
ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ جوئے کی کئی اقسام کی نہ صرف حکومت سرپرستی کرتی ہے بلک
بعض علماء بھی جواز کے فتوے صادر فرما رہے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

جب مسیحا دشمن جاں ہو تو کیا ہو زندگی
کون راہ بتلا سکے جب خضر بھکانے لگے

(و) **دیوث** کی بخشش نہیں۔ جیساکہ آپ حدیث مبارکہ کے ترجمہ میں پڑھ

Marfat.com

ہیں کہ دیوث اس بے غیرت اور بے حیا کو کہتے ہیں کہ جو اپنے گھروں میں بے حیائی کی
ں دیکھے پھر باوجود طاقت کے منع کرنے سے باز رہے۔ اب اس حدیث مبارکہ کی روشنی
آپ اپنے گھروں کا جائزہ لیں کہیں خدانخواستہ ایسا تو نہیں کہ آپ کے اہل خانہ ٹی وی
حش پروگرام دیکھتے ہوں اور اس بات کا نہ صرف آپ کو علم ہے بلکہ ٹی وی اور ڈش انٹینا
رہ بھی آپ ہی نے ان کو لاکر دیئے ہیں۔ اور پھر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آپ اپنے اہل
نہ کے ساتھ ٹی وی پروگرام سے لطف اندوز ہو رہے ہوتے ہیں اور ٹی وی پر نشر ہونے
لے ڈرامہ یا فلم میں ہیرو ہیروئین کے ساتھ ہاتھ ملاتا ہے 'گانے گاتا ہے' دونوں ایک
سرے کے ساتھ ایسی حرکات کرتے ہیں کہ شاید (اگر آپ کا ضمیر بیدار ہے تو) اپنی بیٹی کی
ی غیر لڑکے کے ساتھ ایسی حرکات کو برداشت نہ کر سکیں اور کبھی فلم یا ڈرامہ وغیرہ میں
ئی کسی دوشیزہ کی عزت لوٹنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔ غرض کہ بہت سے ہیجان خیز
ن ہوتے ہیں جب کہ اس پروگرام کو آپ اپنی ماں 'بہن' بیٹی' بہو کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ
ہے ہوتے ہیں حالانکہ آپ اپنے گھرانے کے سربراہ بھی ہیں یا کم از کم ایسی حیثیت تو
کھتے ہیں کہ آپ روکنا چاہیں تو روک سکتے ہیں مگر روکتے نہیں اور اسی طرح فلم یا ٹی وی
ے فحش پروگراموں میں حصہ لینے والے خواتین و حضرات کے ماں باپ بہن بھائی وغیرہ
ی جانتے ہیں کہ ہمارے عزیز کس قسم کے پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں مگر بے حیائی اور
بے غیرتی کی انتہا کہ وہ بجائے شرمندہ ہونے کے فخر سے سربلند کرتے ہیں اور اب تو
ومت نے غالباً اس جانب خاص توجہ دی ہے کہ پوری قوم کو اس قدر بے غیرت بنا دو کہ
وث کا مفہوم ہی بدل جائے اور جو آدمی شرم و حیاء کا نام لے اسے اس قدر ذلیل کرو کہ
اپنی شرم میں خود ہی ڈوب مرے۔ جو بیچارہ آپ کو قرآن کریم اور سنت نبوی کے حوالہ
سے کچھ سمجھانے کی کوشش کرے اسے فوراً دقیانوس 'غیر ترقی پسند' جاہل ملاں کا خطاب
ے دو اور اس کا انجام ایسا عبرت ناک ہو کہ آئندہ کسی میں یہ جرات نہ ہو کہ وہ سرعام
رآن و حدیث کی کوئی بات کر سکے۔ مولوی کو ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ کے
ور پر پیش کرو تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی شدید نفرت پیدا ہو جائے اور کوئی بھی اس

Marfat.com

کی بات نہ مانے۔ صحیح اسلامی پروگراموں کو "مولوی کلچر" قرار دے کر ٹی وی سکرین سے
غائب کردو اور فحش پروگراموں کو ترقی کا راز قرار دے کر اس قدر فروغ دو کہ "مولوی
کلچر" اس سیلاب میں بہہ جائے موسیقی کو (معاذ اللہ تعالیٰ) نبیوں کا شیوہ قرار دے دو
(سپیکر پنجاب اسمبلی نے ارشاد فرمایا کہ المصور اللہ کا نام ہے لیکن علماء فنون ثقافت کو غ
سے تعبیر کرتے ہیں نیز موسیقی نبیوں کا شیوہ رہا ہے' علماء اسے حرام قرار دیتے ہیں
(ملاحظہ ہو روزنامہ جنگ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۹۶ء صفحہ ۲) گویا تصویر سازی سنت خدا ہے اور
بجانا انبیاء علیہم السلام کی عادت اور طریقہ ہے (معاذ اللہ)) اور اپنی مرضی کے ایسے علماء
میدان میں لاؤ جو خدا پرست ہونے کی بجائے سو فیصد دنیا پرست ہوں' جو چڑھتے سو
کے پجاری ہوں تاکہ جبہ و قبا کے حوالہ سے اسلام کی ایسی تباہ کن تشریح کی جائے کہ
روح اسلام چیخ اٹھے۔

لیلیٰ ءِ اقتدار کے مجنوؤں کے لئے لمحہ فکریہ

اے میرے معزز و محترم ذی وقار قارئین ! خدا کی قسم میں آپ کا دشمن نہیں
ہوں بلکہ میری تو یہ تمنا ہے کہ آپ کی قبر سنور جائے اور روز محشر رسوائی آپ کا مقدر نہ
بنے۔ بھلا خود سوچیں کہ اگر آپ دین اسلام کے سنہری اصولوں کو پس پشت ڈال دیں گے
تو اس میں آپ میرا کیا نقصان کریں گے؟ آپ کے قول و فعل پر گرفت مجھے تو نہیں ہوگی
اور اگر آپ میری ان گذارشات کو قبول فرما کر میرے آقا رسول عربی ﷺ کے
دامن رحمت میں پناہ لے لیں گے تو فرمایئے کہ دنیاوی طور پر مجھے کیا نفع حاصل ہوگا۔
مذکورہ بالا دونوں صورتوں میں میری تو صرف وہی جھونپڑی رہے گی جو میری قسمت میں
ہے۔ میرا نفع اور نقصان تو میرے رب کریم کے دست قدرت میں اسی کی رحمت بداماں
ذات بے نیاز سے امید کرم لگائے بیٹھا ہوں اور چاہتا ہوں کہ میری بھی قبر سنور جائے۔ میں
بھی روز محشر کی رسوائی سے بچ جاؤں۔

میرے پیارے قارئین ! دنیا کی اس عزت سے اللہ تعالیٰ کے حضور پناہ طلب
ے محمد حنیف راے

Marfat.com

فرمائیں جو کہ کل روز محشر ذلت کا باعث بنے۔ غور فرمائیں کہ میرے آقا رسول عربی ﷺ (میرے ماں باپ ان پر قربان ہوں) کیا ارشاد فرماتے ہیں۔

(تراجم احادیث مبارکہ)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یا رسول اللہ (علیک السلام) آپ مجھے کسی علاقے کا آفیسر کیوں نہیں بناتے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست شفقت میرے کندھے پر رکھا اور فرمایا "اے ابوذر تو کمزور ہے جب کہ عہدہ ایک امانت ہے۔ اور یہ قیامت کے دن عہدہ دار کے لئے ذلت و رسوائی کا باعث بنے گا لیکن وہ آدمی ذلت و رسوائی سے بچ جائے گا جس نے سرداری کو حق کے ساتھ قبول فرمایا اور حق کے ساتھ نبھایا۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر میں تجھ کو کمزور سمجھتا ہوں اور تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں (یعنی آخرت کی کامیابی) اس لئے اگر تجھے دو آدمیوں پر بھی سردار بنایا جائے تو نہ بن اور نہ ہی یتیم کے مال کا متولی بن (مسلم شریف)

☆ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس بھی کسی شخص کو امور کا والی بنایا گیا اگر اس حاکم نے خیانت کی یعنی کسی کا حق ادا نہ کیا اور مرگیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرما دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم، مشکوۃ)

☆ ان ہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے بندوں پر حکمران بنایا ہو اور وہ (آفیسر یا حاکم) اپنے ماتحتوں یا رعایا کی خیر خواہی کے ساتھ نگرانی نہ کرے تو وہ (بدبخت) جنت کی خوشبو تک نہ پاس سکے گا (داخلہ تو درکنار)۔

(بخاری و مسلم)

☆ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا "عدل و انصاف سے کام لینے والے حاکم (قیامت کے دن) اللہ تعالے کے حضور نور کے منبروں پر جلوہ گر ہونگے (مسلم)

☆ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا خرابی

Marfat.com

اور افسوس حاکموں کے لئے اور خرابی و افسوس ہے لیڈروں یعنی چودھریوں کے لئے اور مصیبت ہے امانت سنبھالنے والوں کے لئے (پھر فرمایا) قیامت کے دن کچھ (آفیسر قسم کے) لوگ اس بات کی تمنا کریں گے کہ کاش ان کی پیشانیاں ثریا (سات ستاروں کے اس مجموعے کو کہتے ہیں جسے اردو میں کھتیاں اور کیتیاں کہا جاتا ہے) کے ساتھ لٹکا دی جائیں (یعنی ان کو پھانسی دے دیا جاتا) اور ان کے جسم زمین و آسمان کے درمیاں لٹکتے رہتے مگر ان کو کسی پر حاکم نہ بنایا جاتا (یعنی قیامت کے دن اتنی شدید سزا ملے گی) (مشکوٰۃ)

☆ امام ابوداؤد نے غالب بن قطان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیڈر (چودھری) بننے میں حسن ہے اور ضروری ہے کہ لوگوں کے لئے چودھری ہوں مگر (اکثر) چودھری یعنی لیڈر جہنم میں جائیں گے۔ (ابوداؤد ' مشکوٰۃ)

☆ حضرت مقدام بن معدیکرب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا "اے قدیم اگر تو اس حال میں مرگیا کہ نہ تو تو امیر (حاکم) بنا نہ منشی نہ چودھری تو فلاح پاگیا (ابوداؤد)

☆ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صاحب مکس یعنی لوگوں پر (ناجائز) ٹیکس لگانے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (احمد ' دارمی ' مشکوٰۃ)

☆ ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی دس یا اس سے زائد آدمیوں پر آفیسر بنا وہ قیامت کے دن اس طرح بارگاہ خداوندی میں پیش ہوگا کہ اس کے گلے میں طوق ہوگا اور اس کے ہاتھ اس کی گردن کے پیچھے بندھے ہوئے ہونگے۔ پھر یا تو نیکی اس کو چھڑا لے گی یا پھر بدی اس کو ہلاک کردے گی۔ نیز فرمایا امارت کا اوّل ملامت ہے درمیان ندامت جب کہ اس کا آخر قیامت کے دن باعث ذلت ہے۔

(احمد ' مشکوٰۃ)

Marfat.com

قاضی، جج، پنچائت

قاضی یا جج بننا بھی بڑے شرف کا باعث ہے۔ عدل و انصاف کرنے والا جج قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور بے مثل شرف و عزت پانے والا ہو گا لیکن بددیانتی کی صورت میں یہ عہدہ وبال جان ہے۔

تراجم احادیث مبارکہ:۔

○ حضرت عبداللہ بن عوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے لیکن جب وہ ظلم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے دور کر دیتا ہے اور شیطان اس کے قریب ہو جاتا ہے۔

(ترمذی مشکوٰۃ)

○ ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو لوگوں کے درمیان قاضی (جج) بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

(احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

○ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاضی تین طرح پر ہوئے ہیں۔ ان میں ایک (قسم) جنتی ہے جب کہ دو (اقسام) دوزخی ہیں۔ (پھر فرمایا) وہ قاضی کہ جس نے حق کو پہچانا اور اس کے مطابق فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے اور وہ قاضی جس نے حق کو پہچانا مگر فیصلہ میں ظلم کیا وہ جہنمی ہے اور وہ جس نے بغیر تحقیق کئے محض جہالت سے فیصلہ کر دیا وہ بھی دوزخ میں ہے (ابوداؤد، ابن ماجہ)

○ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو بھی کوئی دنیا میں حاکم بنا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہو گا کہ ایک فرشتے نے اسے گردن سے دبوچ رکھا ہو گا پھر وہ اپنا منہ آسمان کی طرف کرے گا (اگر حاکم ظالم ہو) اللہ تعالیٰ حکم دے گا کہ اس کو (دوزخ میں) ڈال دو تو وہ فرشتہ اس (ظالم حاکم کو) ایسے گڑھے میں ڈالے گا جس کی گہرائی چالیس برس کی ہو گی (یعنی جب اسے کنارہ جہنم سے دھکیلا جائے گا تو وہ

Marfat.com

چالیس برس تک لڑھکتا جائے گا پھر کہیں جاکر تہہ تک پہنچے گا) (رواہ ابن ماجہ ' احمد ' مشکوٰۃ)

○ ابو سماح ازدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عم زادہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے کسی کام کا والی بنایا (تاکہ لوگ اس کی طرف رجوع کریں) پھر وہ مسلمانوں پر مظلوموں پر یا کسی بھی ضرورت مند پر اپنا دروازہ بند رکھے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لئے اپنی رحمت اور عطا کے دروازے ایسے وقت بند رکھے گا جب اسے اس چیز کی سخت ضرورت اور محتاجی ہوگی۔

(مشکوٰۃ)

دروازہ بند

اس سے عرف عام میں دروازہ بند کرنا مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ جو لوگوں کے کام نہ آئے یا ملنے سے گریز کرے یا ایسی شرائط عائد کرے کہ ہر کس و ناکس ان شرائط کو پورا نہ کرسکے۔ اس سے عبرت حاصل کریں وہ ڈاکٹر حضرات کہ جو فیس لئے بغیر مشورہ تک دینے سے گریز کرتے ہیں اگرچہ کوئی غریب نادار مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرہی جائے۔ کیا وہ اس بات سے نہیں ڈرتے کہ جو آج ان غریب بے چاروں پر رحم نہیں کرتا کیا عجب ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر ہی رحمت نہ کرے۔ یہ غریب تو شاید مرکر سکون پا ہی لے مگر وہ محرومِ رحمت قیامت کے دن کیسے سکون پائے گا۔ اسی طرح وہ سب حضرات بھی غور فرمائیں کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی عہدہ دیا ہو مگر وہ لوگوں کے مسائل سننے یا ان کو نپٹانے میں حیل و حجت سے کام لیں۔

رشوت خوری

کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھانا خواہ وہ مالی ہو یا عملی ناجائز اور گناہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ رشوت خور آج دنیا میں رشوت کی رقم سے عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا ہو مگر وہ اس وقت سے ڈرے جب اسے جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ کیونکہ حضور

Marfat.com

اکرم ﷺ کا ارشاد ذی شان ہے کہ

الراشی والمرتشی والرائش کلھم فی النار

یعنی رشوت دینے والا ' رشوت لینے والا اور درمیان میں دلال بننے والا سب جہنمی ہیں۔

آخر میں اخبارات سے چند ایک خبریں نقل کرتا ہوں۔

چونکا دینے والی خبریں

ہم بحمد اللہ تعالیٰ مسلمان ہیں الذین یومنون بالغیب کے مطابق اللہ رب العزت جلّ شانہ ' اس کے ملائکہ ' عالم برزخ اور آخرت میں وقوع پذیر ہونے والی سب چیزوں اور باتوں پر ہم بن دیکھے ایمان لاتے ہیں۔ بایں ہمہ اللہ تبارک و تعالے کبھی کبھار اپنی قدرت کے ایسے نظارے کرواتا ہے کہ عقل انسانی دنگ رہ جاتی ہے اور ہر ذی عقل لرز اٹھتا ہے۔ اخبارات میں شائع ہونے والی بہت سی خبروں میں سے چند ایک خبریں جو میرے پاس لائبریری میں محفوظ ہیں اخبارات ہی سے نقل کرتا ہوں۔

"دیکھے اسے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو"

قبر میں بچھو

محمد لطیف نامی ایک شخص نے اپنا ایک چشم دید واقعہ روزنامہ نوائے وقت کو بتایا جسے انہوں نے ۲۹ جون تا ۴ جولائی ۱۹۸۵ء کے میگزین میں شائع کیا۔ محمد لطیف کا بیان ہے۔

"یہ غالباً" ۱۹۶۶ء یا ۱۹۶۷ء کا واقعہ ہے کہ رائے ونڈ میں سالانہ اجتماع ہو رہا تھا۔ لوگ بسوں اور گاڑیوں کے ذریعے اجتماع میں شمولیت کے لئے جا رہے تھے۔ میں ایک بس میں سوار تھا۔ وہاں ایک مبلغ صاحب لوگوں کو اجتماع میں شمولیت کی فردا" فردا" دعوت دے رہا تھا۔ اس کی دعوت پر ایک بظاہر تندرست جوان نے جواب دیا کہ وہ معذور ہے اس لئے اجتماع پہ نہیں جا سکتا۔ مبلغ نے معذوری کی وجہ پوچھی تو اس نے اپنی ٹانگوں سے پتلون اٹھا کر

Marfat.com

اسے دکھایا کہ ساری ٹانگوں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور ان سے پیپ رس رہی تھی۔ مزید پوچھنے پر اس نے بتایا کہ وہ پاک فوج کا ریٹائرڈ ملازم ہے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں اس کی ڈیوٹی سیالکوٹ کے محاذ پر تھی۔ ان کی یونٹ کے قریب ہی مسلمانوں کا ایک قبرستان تھا۔ ایک شب جب وہ قبرستان کے قریب کھڑا ڈیوٹی دے رہا تھا تو یکایک اسے قبرستان میں سے ایک خوفناک آواز سنائی دی۔ وہ آواز کی سمت قبرستان میں داخل ہوگیا تو اس نے دیکھا کہ قبرستان میں ایک قبر بیٹھی ہوئی ہے اور مردے کی ہڈیوں کا ڈھانچہ (پنجر) سامنے پڑا نظر آ رہا تھا۔ اور یہ آواز اسی قبر سے آ رہی تھی۔ اس نے قبر میں جھانک کر دیکھا تو سناٹے میں آگیا کہ اس پنجر کی کھوپڑی پر ایک بہت بڑا سیاہ بچھو بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کھوپڑی کو بھنبھوڑ رہا تھا جس کی وجہ سے اس پنجر میں حرکت بھی ہوتی تھی اور خوفناک آواز بھی آتی تھی۔ اس فوجی آفیسر نے بتایا کہ میں نے وہاں سے ایک لکڑی اٹھا کر بچھو کو ماری تاکہ وہ کھوپڑی کو چھوڑ دے لیکن وہ کھوپڑی سے چمٹا رہا جب میں نے دو تین مرتبہ مداخلت کی تو وہ بچھو غائب ہوگیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک سوراخ سے باہر نکلا اب اس کا سائز پہلے سے بھی بڑا ہوگیا تھا۔ اسے دیکھتے ہی مارے دہشت کے میں بھاگ اٹھا۔ بچھو بھی میرے تعاقب میں بھاگنے لگا۔ خوف کی وجہ سے میرا برا حال تھا۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس مداخلت پر معافی بھی مانگ رہا تھا اور مسلسل دوڑ بھی رہا تھا۔ آگے گندے پانی کا ایک جوہڑ آگیا۔ میں نے جان بچانے کے لئے اس میں چھلانگ لگا دی اور پانی کے درمیان کھڑا ہوکر اس خوفناک موذی کو دیکھنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر بعد وہ بچھو جوہڑ کے کنارے پر آ پہنچا۔ جب اس نے دیکھا کہ میں اس کی رسائی سے دور ہوں تو اس نے جوہڑ کے پانی میں ڈنگ مار دیا اور واپس چل دیا۔ دوسرے ہی لمحے جوہڑ کا پانی ابلنے لگا۔ میں تیزی کے ساتھ پانی سے باہر نکلا مگر میری ٹانگوں کا وہ حصہ جو پانی کے اندر تھا جل گیا۔ میں بھاگتا ہوا اپنے یونٹ میں پہنچا۔ درد اور جلن کی شدت سے میرا برا حال ہو رہا تھا۔ مجھے فوری طور پر فوجی ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا۔ مگر مجھے کوئی افاقہ نہ ہوا پھر مجھے حکومت نے اپنے خرچ پر امریکہ میں علاج کے لئے بھیجا مگر بے سود۔ اب مجھے ملازمت سے فارغ کردیا گیا ہے۔ علاج کروا رہا ہوں مگر اب بھی میری حالت یہ

Marfat.com

ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ محمد لطیف کا بیان ہے کہ میرے علاوہ اس بس میں سوار سب افراد اس واقع کے عینی اور سمعی گواہ ہیں۔ (نوائے وقت میگزین)"

محترم قارئین کرام ! جس بچھو کے زہر کا یہ عالم ہے کہ اس کے زہر سے پانی ابلنے لگا اور وہ پانی جس جسم کو لگا اسے شدید مجروح کرگیا تو سوچئے کہ وہ جس کھوپڑی میں براہ راست ڈنگ چلا رہا تھا اس کا حال کیا ہو رہا ہوگا۔ معاذ اللہ تعالیٰ ثم معاذ اللہ

میت کا خوفناک انجام

روزنامہ جنگ لاہور ۲۳ نومبر ۱۹۹۱ء بروز ہفتہ کی اشاعت میں ایک خبر چھپی جس کی تفصیلات کچھ یوں ہیں کہ راولپنڈی (جنگ رپورٹ) چند روز قبل پیر ودھائی راولپنڈی کے قدیم قبرستان میں رونما ہونے والے ایک محیر العقول اور ناقابل یقین واقعہ نے ایک میت کی تدفین کے لئے آنے والے سینکڑوں افراد پہ نہ صرف رقت طاری کردی بلکہ ان کے ذہنوں پر یہ واقعہ انمٹ نقوش چھوڑ گیا۔ تفصیلات کے مطابق قریبی آبادی میں ایک شخص کا انتقال ہوگیا۔ مرحوم کو دفن کرنے کے لئے اہل محلہ اور عزیز و اقارب پیر ودھائی قبرستان میں آئے میت کو قبرستان میں لانے سے قبل قبر کھودی گئی تھی۔ جونہی میت کو تدفین کے لئے قبر کے قریب لایا گیا تو دیکھتے ہی دیکھتے چند سیکنڈ میں لحد کی جگہ والی زمین آپس میں یوں مل گئی کہ جیسے اسے کھودا ہی نہیں گیا تھا۔ ایک عینی شاہد محمد نصیر نے نمائندہ جنگ سے بات چیت کرتے ہوئے بتایا کہ دیکھتے ہی دیکھتے تمام حاضرین پر سکتہ کا عالم طاری ہوگیا۔ وہاں موجود ایک عالم دین کی ہدایت پر دوسری قبر کھودی گئی مگر پھر بھی ویسے ہی ہوگیا کہ دیکھتے ہی دیکھتے قبر بند ہوگئی۔ تمام لوگوں نے استغفار کا ورد شروع کردیا۔ بعد ازاں مولوی صاحب کی ہدایت پر دوبارہ قبر کھودی گئی تو وہاں پر موجود حاضرین کی آنکھوں نے ایک ایسا عبرتناک منظر دیکھا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ کھودی جانے والی جگہ سے سانپ بچھو اور مختلف اقسام کے کیڑے مکوڑے یوں نکلے جیسے کسی چشمے سے پانی ابلتا ہے۔ مگر حیرت کی بات تھی کہ ان سانپوں بچھوؤں اور کیڑوں مکوڑوں نے کسی کو بھی کچھ نہیں کہا اور ایک طرف جمع ہوگئے۔

Marfat.com

جب میت کو قبر میں اتارا گیا تو انہوں نے میت پر حملہ کردیا ایک سانپ میت کی کمر کے نیچے سے کندھوں کے اوپر آیا اور دوسرا سانپ پاؤں کے نیچے سے ہوتا ہوا اوپر آیا اور پھر ایسا واقعہ ہوا کہ دل دہل گئے۔ دونوں سانپ آپس میں یوں ملے کہ دیکھتے ہی دیکھتے میت دو ٹکڑوں میں یوں تقسیم ہوگئی جیسے اسے آرے سے چیر دیا گیا ہو۔ (روزنامہ جنگ)

دوسری خبر

اس خبر کی اشاعت سے چند روز قبل اسی اخبار روزنامہ جنگ لاہور میں اسلام آباد کی ایک خبر شائع ہوئی کہ وہاں ایک پولیس آفیسر فوت ہوگیا (اخبار نے قصداً" اس کا نام نہیں لکھا تھا) اسے دفن کرنے کے لئے قبرستان لایا گیا۔ اسی قبرستان میں ایک اور میت بھی دفن کے لئے لائی گئی تھی اس طرح وہاں لوگوں کا کافی رش تھا۔ دفن سے قبل پولیس آفیسر کے لواحقین نے قبر کا جائزہ لیا تو وہ اس قدر تنگ اور ٹیڑھی تھی کہ میت دفن نہ کی جا سکتی تھی۔ انہوں نے گورکن کو بلا کر سخت ڈانٹا کہ اس نے قبر کیوں صحیح نہیں نکالی۔ گورکن کا کہنا تھا کہ میں نے قبر صحیح نکالی تھی اور یہ نقص بعد میں پیدا ہوا ہوگا۔ الغرض قبر کو دوبارہ نکالا گیا تو تدفین میت سے قبل قبر یک لخت ٹیڑھی اور تنگ ہوگئی وہاں پر موجود حاضرین سخت حیرت زدہ ہوگئے۔ قبر سہ بارہ نکالی گئی مگر حسب سابق ہی ہوگئی تو لواحقین نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ خیرات اور استغفار کی اور پھر قبر نکالی مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ قبر پھر تنگ اور ٹیڑھی ہوگئی لواحقین نے تھک ہار کر اسی ٹیڑھی اور تنگ قبر میں بمشکل تمام دھکیل دھکیل کر اسے داخل کیا اور قبر پر مٹی ڈال کر واپس آگئے۔ (روزنامہ جنگ لاہور)

محترم قارئین ! نگاہ عبرت سے دیکھئے کہ مذکورہ بالا خبروں کے کردار اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ دنیا میں کس قدر عزت و عظمت کی زندگی بسر کرتے ہونگے۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ پولیس افسر جب راہ چلتا ہوگا تو اس کے کتنے ماتحت اسے سیلوٹ کرتے ہونگے۔ اس کے ایک اشارہ ابرو پر کتنے بے گناہ تختہ دار تک پہنچے ہونگے۔ کتنے مجرموں کو رشوت اور سفارش کی بناء پر رہا کیا ہوگا۔ کیا معلوم کہ اس کے بیڈ روم میں اس کے لئے

Marfat.com

کس قدر نرم اور ملائم گدے بچھے ہونگے۔ اگر وہ سویا ہوا ہوتا ہوگا تو شاید کوئی اس کو جگاتا نہ ہوگا۔ دنیا کی دولت اور آرام و آسائش اس کے گھر کی لونڈی ہوگی۔ انواع و اقسام کے کھانے ان کے دستر خوان کی زینت بنتے ہونگے مگر۔۔۔۔ مگر اب کیا بنا۔۔۔۔۔ سوچئے اب کیا ہوا۔۔۔۔۔ کہاں گیا اس کا بینک بیلنس۔۔۔۔ کہاں گئی اس کی کوٹھی اور کار۔۔۔۔ کہاں گئے اس کے نوکر اور چاکر۔۔۔۔۔ جس اولاد اور بیوی کے چونچلے پورے کرنے کے لئے یہ رشوت کا بازار گرم رکھتا تھا۔۔۔۔۔ جن دوستوں کی خاطر یہ بے گناہ لوگوں پر ظلم کیا کرتا تھا۔۔۔۔ جن مجرموں کو اس نے رہا کردیا تھا۔۔۔۔۔ آج کوئی بھی تو نہیں جو اسے کہہ رہا ہو کہ اے میرے پیارے۔۔۔۔ میری خاطر گناہوں کے انبار جمع کر لینے والے تو قبر میں نہ جا میں تیری خاطر ایک رات ہی قبر میں رہ لیتا ہوں۔ اب وہ سب کے سب آرام و سکون سے اس کی جمع کی ہوئی دولت پر عیش و عشرت کر رہے ہیں اور ایک ایک پائی کا حساب اسے دینا پڑ رہا ہے۔ پھر کف افسوس ملتا ہوگا کہ اے کاش میں نے یہ نہ کیا ہوتا وہ نہ کیا ہوتا۔ لیکن اب تو وقت بیت گیا۔

اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

ایک اعلیٰ قبر

روزنامہ پاکستان لاہور کی ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۲ء کی اشاعت میں ٹنڈوا لہ یار کی ایک طویل اور تفصیلی خبر شائع ہوئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تقریباً" پچاس برس قبل انتقال کر جانے والے درویش (مچل خاص خیلی) کی قبر سے آج بھی ذکر الٰہی کی آوازیں سنائی دیتی ہیں۔ جنہیں بہت سے دیہاتی خصوصاً" رات کو قبرستان کے قریب کھیتوں کو پانی لگانے والے سن چکے ہیں۔ (مچل خاص خیلی) بکریوں کے چرواہے تھے ان کو اپنے پیر سے والہانہ عقیدت تھی جس پر لوگ ان کا مذاق اڑاتے تھے ان کے فوت ہو جانے کے بعد کئی دن تک ان کی قبر سے کلمہ طیبہ کے پڑھنے کی آوازیں بلند ہوتیں رہیں ان کی بیوی ' بچوں اور گاؤں کے بعض افراد نے یہ سمجھ کر کہ شاید (مچل خاص خیلی) زندہ ہیں ان کی قبر کو کھول کر دیکھا تو

Marfat.com

مرحوم کا جسم بالکل تروتازہ تھا بلکہ انکی پیشانی پر باریک باریک پانی کے قطرے بھی موجود تھے۔ جب اہل خانہ کی تسلی ہوگئی تو قبر کو بند کردیا گیا اس کے بعد کلمہ طیبہ کی تلاوت کی آواز بند ہوگئی اب پھر دوبارہ تقریباً" پچاس برس بعد اسی قبر سے ذکر الٰہی کی آوازیں آنا شروع ہوگئی ہیں جنہیں بہت سے لوگوں نے خود اپنے کانوں سے سنا اور تصدیق کی (ملخصاً" روزنامہ پاکستان 23،10،1992)

محترم قارئین ! یہ بھی ایک قبر ہی ہے اور اس سے قبل ذکر کی جانے والی بھی قبریں ہی تھیں۔ ایک تو جھونپڑی میں رہنے والے غریب و نادار چرواہے کی قبر تھی جب کہ دوسری ایئر کنڈیشنڈ بنگلے میں پرسکون زندگی بسر کرنے والے پولیس آفیسر کی قبر، مگر ایمان سے بتائیں کہ ان قبروں میں اعلیٰ قبر کون سی رہی اور آپ اپنے لئے کس قسم کی قبر پسند فرماتے ہیں؟ ------ سوچئے خوب سوچئے۔ انتخاب کیجئے اور نیک اعمال سے اپنی قبر کو سنوارنے کی کوشش کیجئے۔ یاد رکھئے حضور سرور کونین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے (مفہوم) (ہر قبر یا تو جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے یا پھر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا) یہ بھی خوب اچھی طرح ذہن نشین فرمالیجئے کہ قبر سے مراد محض زمین میں کھدا ہوا گڑھا نہیں ہے بلکہ عالم برزخ مراد ہے۔ کوئی مٹی میں دفن ہو یا جلا دیا جائے، کسی کو درندے چیر پھاڑ کر کھا جائیں یا وہ پانی میں مچھلیوں کی خوراک بن جائے خواہ کسی بھی حال میں ہو جزاء اور سزا اللہ تعالے کے حضور ضرور ملتی ہے۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخر حسنة وقنا عذاب النار و صلی اللہ تعالیٰ حبیبه سیدنا و شفیعنا محمد و علی آله و اصحابه و بارک وسلم

Marfat.com

- دُنیائے عیسائیت میں ہلچل برپا کرنے والا عظیم شاہکار
- بڑھتی ہوئی عیسائیت کا مناسب سدِ باب
- ہر مسلمان گھرانے کی اہم ضرورت
- علماء، خطباء، طلباء اور وکلاء، تمام اہلِ دانش کے لیے

یکساں مفید، قابلِ مطالعہ تاریخی دستاویز،

سیرتِ امام الانبیاء
(علیہ الصلوٰۃ والسلام)

(قرآن و بائیبل کی روشنی میں)

قرآن پاک، احادیث مبارکہ، توراۃ، زبور، انجیل، صحائفِ انبیاء
اور اخبارات و رسائل کے سینکڑوں حوالوں سے مزین کتاب ہدیہ ۹۰ روپے

تالیف: سید محمد سعید الحسن شاہ

مکتبہ حزب الاسلام ۲۰۱/ر ب ضلع فیصل آباد

Marfat.com

سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب کی بعض دیگر تصانیف !

سیرت امام الانبیا :- (علیہ الصلوٰۃ والسلام) " قرآن کریم و بائبل کی روشنی میں " قرآن پاک، تورات، زبور، انجیل، صحائف انبیا، غیر مسلم مدبرین کی کتب اور خبارات و رسائل کے سینکڑوں حوالوں سے مزین ایک تحقیقی شاہکار، دیدہ زیب کتابت و طباعت مجلد صفحات ۳۶۴

رہبر زندگی مع طب نبوی :- (علیہ الصلوٰۃ والسلام) حضور ﷺ کی گھریلو زندگی عادات و خصائل اور طب نبوی پر لکھی ہوئی ایک منفرد اور بے مثل کتاب، خوبصورت کتابت و طباعت مجلد دلکش ٹائیٹل، صفحات ۲۰۲

اتحاد امت :- فرقہ واریت کے خلاف جہاد، صفحات ۴۸، عمدہ کتابت و طباعت ہدیہ ۵ روپے ڈاک ٹکٹ

مفتاح الجنۃ :- نماز کے موضوع پر خوبصورت کتابچہ صفحات ۲۵ ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

انسان درندہ کیوں ؟ ملک میں بڑھتی ہوئی غارت گری، خون ریزی اور غنڈہ گردی کے خلاف حکم جہاد، صفحات ۱۶، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

ابلتا لہو :- بھارت اور فلسطین کے مسلمان پر گزرنے والی قیامت صغریٰ کی خونچکاں داستان کے چند اوراق، صفحات ۲۲، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

دعوت انصاف و عمل :- مرزا قادیانی کے کفریات و باطل عقائد پر مشتمل ایک بہترین کتاب صفحات ۲۰ صرف ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

ریاض الجنۃ :- بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کے فضائل پر مشتمل مہکتے پھولوں کا حسین گلدستہ۔ صفحات صرف پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

سازش کا انکشاف :- کیا آپ جانتے ہیں آپ کو لزیز اور ٹھنڈے مشروبات کی شکل میں خنزیر کے حدے کی رطوبت اور سٹھائی وغیرہ کی شکل میں حرام جانوروں کی چربی پلا اور کھلا دی جاتی ہے تفصیلات جاننے کے لئے صرف ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں

نوٹ :- ڈاک ٹکٹ خرچہ ڈاک کے لئے طلب کئے جاتے ہیں خود تشریف لانے والے احباب کو کتب مفت پیش کی جاتی ہیں۔

Marfat.com

سید محمد سعید الحسن شاہ صاحب کی بعض دیگر تصانیف !

سیرت امام الانبیا :- (علیہ الصلوٰۃ والسلام) "قرآن کریم و بائبل کی روشنی میں" قرآن پاک، توراۃ زبور، انجیل، صحائف انبیا، غیر مسلم مدبرین کی کتب اور خبارات و رسائل کے سینکڑوں حوالوں سے مزین ایک تحقیقی شاہکار، دیدہ زیب کتابت و طباعت مجلد صفحات ۳۶۲

رہبر زندگی مع طب نبوی :- (علیہ الصلوٰۃ والسلام) حضور ﷺ کی گھریلوں زندگی عادات و خصائل اور طب نبوی پر لکھی ہوئی ایک منفرد اور بے مثل کتاب، خوبصورت کتابت و طباعت مجلد دلکش ٹائیٹل، صفحات ۲۰۲

اتحاد امت :- فرقہ واریت کے خلاف جہاد، صفحات ۴۸، عمدہ کتابت و طباعت ہدیہ ۵ روپے ڈاک ٹکٹ

مفتاح الجنۃ :- نماز کے موضوع پر خوبصورت کتابچہ صفحات ۲۵ ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

انسان درندہ کیوں ؟ ملک میں بڑھتی ہوئی غارت گری، خون ریزی اور غنڈہ گردی کے خلاف حکم جہاد، صفحات ۱۶، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

ابلتا لہو :- بھارت اور فلسطین کے مسلمان پر گزرنے والی قیامت صغریٰ کی خونچکاں داستان کے چند اوراق، صفحات ۳۲، ہدیہ ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ

دعوت انصاف و عمل :- مرزا قادیانی کے کفریات و باطل عقائد پر مشتمل ایک بہترین کتاب صفحات ۲۰ صرف ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

ریاض الجنۃ :- بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہدیہ درود و سلام پیش کرنے کے فضائل پر مشتمل مہکتے پھولوں کا حسین گلدستہ۔ صفحات صرف پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

سازش کا انکشاف :- کیا آپ جانتے ہیں آپ کو لزیز اور ٹھنڈے مشروبات کی شکل میں خنزیر کے حدے کی رطوبت اور سٹھائی وغیرہ کی شکل میں حرام جانوروں کی چربی پلا اور کھلا دی جاتی ہے تفصیلات جاننے کے لئے صرف ۵ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں

نوٹ :- ڈاک ٹکٹ خرچہ ڈاک کے لئے طلب کئے جاتے ہیں خود تشریف لانے والے احباب کو کتب مفت پیش کی جاتی ہیں۔

Marfat.com